باب۔۸۵

کتاب و سنت پر عمل

[وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ،(آل عمران:۱۳۲)]

[وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ،(الانفال:۱)]

حدیث۶۷۹۳: یہود میں سے ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آیت، الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا، یعنی آج میں نے تمھارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام اور پوری کر دی اور دینوں میں سے تمھارے لیے اسلام کو پسند کیا،(المائدہ:۳) ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی ہے۔ یہ جمعہ کے دن یوم عرفہ میں نازل ہوئی۔ راوی: طارق بن شہابؓ۔

حدیث۶۷۹۴: جس دن مسلمانوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی اس کے دوسرے دن حضرت عمرؓ سے سنا کہ وہ منبر رسولؐ پر بیٹھے اور اپنا پہلا خطبہ دیا۔ اس میں انھوں نے کہا، "اما بعد! اللہ نے اپنے رسول کے لیے، اُس چیز کے مقابلے میں جو تمھارے پاس ہے، وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعہ اللہ نے تمھارے رسول کی ہدایت کی۔ اس لیے اس کو پکڑو تو ہدایت پاؤ گے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۶۷۹۵: نبی معظمؐ نے ایک بار مجھے اپنے سینے سے چمٹایا اور فرمایا کہ "یا اللہ! تُو اس کو کتاب کا علم عطا فرما"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۶۷۹۶: ابوبرزہؓ نے کہا، (اے لوگو!) اللہ نے تمھیں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے غنی کر دیا، یعنی تمھیں بلند کر دیا۔ راوی: ابو لمنہالؒ۔

حدیث۶۷۹۷: میں نے عبد الملک بن مروان کے پاس بیعت کا خط بھیجا۔ (جس میں لکھا تھا کہ) جس قدر مجھ سے ہو سکے گا اللہ اور اس کے رسول کی سنت پر سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۷۹۸: ارشادِ نبویؐ ہے کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۷۷۴ اور حدیث ۶۵۴۹)۔

حدیث ۶۷۹۹: آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ہے کہ ہر نبی کو جس قدر آیات دی گئیں اسی قدر ان پر ایمان لایا گیا۔ مجھے تو وحی دی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجی ہے اس لیے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے لوگ بہت زیادہ ہوں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۸۰۰: میں اور شیبہؓ مسجد میں بیٹھے تھے۔ شیبہؓ کہنے لگے، ایک روز حضرت عمرؓ میرے قریب اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے تم اور میں اس وقت پاس بیٹھے ہیں۔ حضرت عمرؓ مجھ سے کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ یہاں سونا چاندی کچھ نہ چھوڑوں بلکہ اس کو مسلمانوں میں بانٹ دوں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپؓ ایسا نہیں کر سکتے کیوں کہ آپ کے دونوں ساتھی (نبی کریمؐ اور حضرت ابو بکرؓ) نے ایسا نہیں کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ "ہاں وہ دونوں ایسے ہی تھے کہ جن کی اقتدا کی جانی چاہیے"۔ راوی: ابووائلؓ۔

حدیث ۶۸۰۱: ارشادِ رسولؐ ہے کہ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں نازل کی گئی ہے۔ قرآن نازل ہوا، چناں چہ لوگوں نے قرآن پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۶۸۰۲: عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ سب سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب بہتر طریقہ رسول معظمؐ کا ہے۔ سب سے برے کام بدعت کے کام ہیں۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور تم اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ راوی: مرہ ہمدانیؒ۔

حدیث ۶۸۰۳: ہم نبی مکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، میں تمھارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث ۶۸۰۴: نبی کریمؐ کا فرمانا ہے کہ میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی، سوائے اُس کے جو انکار کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضورؐ کا کون انکار کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۸۰۵: (حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): فرشتے حضورؐ کے پاس اس وقت پہنچے جب آپؐ سو رہے تھے۔ انھوں نے کہا آنحضرتؐ کی آنکھ سوتی ہے لیکن قلب جاگتا ہے۔۔۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے نبی مکرمؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۰۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اے قراء کی جماعت! تم سیدھی راہ اختیار کرو، اس لیے کہ تم بہت پیچھے رہ گئے ہو۔ اگر تم دائیں بائیں ہٹ گئے تو تم اِس وقت بہت ہی دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔ راوی: ہمامؒ۔

حدیث ۶۸۰۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ میری اور جو اللہ نے مجھ کو دے کر بھیجا ہے اس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آئے اور کہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے فوج کو دیکھا ہے اور میں تمھیں اس سے ڈرانے والا ہوں، اس لیے نجات کی جگہ تلاش کرلو۔ اُس قوم کے کچھ لوگوں نے کہا مانا اور راتوں رات نکل گئے۔ چناں چہ یہ اس کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا اس کی پیروی کی۔۔۔ اور وہ لوگ جو اپنے جگہ ہی پر موجود رہے، لشکر نے صبح کو ان پر حملہ کر دیا، قتل و غارت کی اور انھیں ہلاک کر دیا۔ یہ اس کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو میں لے کر آیا اسے جھٹلایا۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۸۰۸: (آنحضرتؐ کے وصال کے بعد لوگ مرتد ہونے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ یہ کس طرح کر سکتے ہیں جب کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو بچا لیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، واللہ! میں اس شخص سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ کے درمیان تفریق ڈالی۔ زکاۃ تو مال کا حق ہے۔ بخدا اگر کسی نے ایک رسی بھی روکی جو رسول اکرمؐ کے زمانے میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے سے جنگ کروں گا۔ بالآخر حضرت عمرؓ نے بھی جان لیا ہے کہ یہی حق ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۱۶۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۸۰۹: عینیہ بن حصن بن حذیفہؓ بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیسؓ کے گھر اترے۔ حضرت عمرؓ ان کو قریب رکھتے تھے۔ عینیہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمھاری امیر المؤمنین تک رسائی ہے، کیا تم مجھے ان سے ملوا سکتے ہو تو انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ چناں چہ عینیہ، حضرت عمرؓ سے ملے اور کہا کہ "اے ابن خطاب! تم ہمیں نہ تو زیادہ مال دیتے ہو اور نہ ہی عدل کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو"۔ یہ سنا تو حضرت عمرؓ کو بہت غصہ آیا۔ لیکن اس سے پیشتر کے بات آگے بڑھتی، حر بن قیسؓ نے ان سے کہا کہ یہ شخص جاہلوں میں سے ہے، اور اللہ تعالیٰ نے کہا ہے، خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ، (یعنی اے حبیبؐ!) معافی کو قبول کریں، نیکیوں کا حکم دیں اور جاہلوں سے درگزر کریں، (الاعراف:۱۹۹)۔ حضرت عمرؓ، جو کتاب اللہ سے کبھی ہٹنے والوں میں سے نہیں تھے، یہ سن کر آپ نے درگذر سے کام لیا۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۱۰: (سورج گرہن تھا۔ لوگوں نے خصوصی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد نبی کریمؐ نے لوگوں سے خطاب کیا۔ حضورؐ نے فرمایا، ابھی ابھی مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی۔ اور فرمایا کہ قبر میں، فتنہ دجال کے مثل آزمائش ہوگی۔ تمھارے پاس فرشتہ آکر میرے بارے میں دریافت کرے گا۔ مومن کہے گا کہ یہ محمدؐ ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔ یہ ہمارے پاس کھلی دلیلیں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے تو ہم نے اسلام قبول کیا اور پیروی کی۔ جب کہ منافق کہے گا میں نہیں جانتا، بس لوگ جو کہتے تھے وہ میں بھی کہہ دیتا تھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۹۴۔ راوی: اسما بنت ابی بکرؓ۔

حدیث ۶۸۱۱: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ تم سے پہلے کی قومیں کثرتِ سوال اور انبیاء سے اختلاف کے سبب ہلاک ہوگئیں۔ اور فرمایا، جب میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس سے پرہیز کیا کرو۔ اور تم کو جس بات کا حکم دوں تو اسے جس قدر ممکن ہو سکے کرو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۸۱۲: ارشادِ نبی ہے کہ مسلمانوں میں سب بڑا مجرم وہ شخص ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جو پہلے تو حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے پر حرام کر دی گئی۔ راوی: سعد بن ابی وقاصؓ۔

حدیث ۶۸۱۳: نبی کریمؐ نے مسجد میں بوریوں کا ایک حجرہ تیار کیا۔ اس میں آپؐ نے چند راتیں نمازیں پڑھیں۔ یہاں تک کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے اور نماز پڑھنے لگے۔ پھر ایک رات حضورؐ کی کوئی آواز نہیں سنائی دی تو خیال ہوا کہ آپؐ سو گئے ہیں۔ لوگوں کی آوازیں سن کر آنحضرتؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا، تم لوگوں نے جو کیا وہ میں برابر دیکھتا رہا ہوں۔ لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ نمازیں تم پر فرض نہ ہو جائیں۔ اس لیے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو، کیوں کہ فرض نماز کے سوا دوسری نمازیں اپنے گھر میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ راوی: زید بن ثابتؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۶۱ اور حدیث ۱۱۱۴)۔

حدیث ۶۸۱۴: آنحضرتؐ سے تین افراد نے باری باری سوال کیے کہ بتایئے "ہمارے باپ کون ہیں"؟ دو اشخاص کے لیے فرمایا، تیرا باپ ابو حذافہ ہے اور تیسرے سے فرمایا کہ تیرا باپ سالم ہے۔ تاہم ان سوالات کو سن کر حضورؐ کے چہرے پر سخت ناگواری آگئی۔ آپؐ کی اس ناپسندیدگی کو حضرت عمرؓ نے دیکھا اور کہا کہ "ہم اللہ بزرگ و برتر کی طرف رجوع کرتے ہیں"۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۳۱)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۱۵: مغیرہؓ نے معاویہؓ کو ان کے کہنے پر نبی مکرمؐ کی یہ احادیث لکھ بھیجیں:

- ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور وہ کسی کو دے یا نہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔
- آنحضرتؐ قیل و قال سے، کثرتِ سوال سے، مال کے ضائع کرنے سے، ماؤں کی نافرمانی کرنے سے، بیٹیوں کے زندہ دفن کر دینے سے، حقوق کے روکنے سے، اور بلا ضرورت مانگنے سے منع فرماتے تھے۔ راوی: واردؒ (مغیرہؓ کے کاتب)۔

حدیث ۶۸۱۶: ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ ہم تکلف کرنے سے منع کیے گئے ہیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۸۱۷: نبی مکرمؐ ایک بار ظہر کی نماز پڑھانے کے بعد منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ کچھ سوال پوچھنا چاہو تو پوچھو۔ لوگ بہت زیادہ رونے لگے۔ حضورؐ فرماتے رہے کہ کچھ پوچھنا چاہو تو پوچھو۔ ایک نے سوال کیا کہ میرے داخل ہونے کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا، دوزخ۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ فرمایا، حذافہ۔ آپؐ برابر یہی فرماتے رہے۔ پھر حضرت عمرؓ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور کہا، رضينا بالله ربّا و بالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم۔ جب حضرت عمرؓ نے یہ کہا تو رسول اللہ خاموش ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد فرمایا کہ خدا کی قسم! میرے سامنے جنت اور دوزخ دونوں پیش کیے گئے ہیں، میں اُس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے آج کی طرح خیر و شر نہیں دیکھی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۱۸: [آیت، لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ، [یعنی، بہت سی چیزوں کے متعلق سوالات نہ کیا کرو کیوں کہ اگر وہ تمھیں معلوم ہو جائیں تو تمھارا نقصان ہو گا، (المائدہ:۱۰۱)، کی وجہ نزول]: یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۲۸۳، ۴۲۸۴۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۸۱۹: نبی معظمؐ نے فرمایا کہ لوگ دریافت کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے، "اللہ تو تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا"؟ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۸۲۰: آیت [وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي، (الاسراء:۸۵)، کی شان نزول]: یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۳۸۲۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۶۸۲۱: آنحضرتؐ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی بنوالی۔ پھر آپؐ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چناں چہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی پہننی چھوڑ دی۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۸۵)۔

حدیث ۶۸۲۲: نبی مکرمؐ نے متواتر روزے رکھنے سے منع فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ تو رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا ہے، پلاتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۰۳ اور حدیث ۱۸۳۹ تا ۱۸۴۵)۔

حدیث ۶۸۲۳: حضرت علیؓ نے اینٹ کے منبر پر بیٹھ کر خطاب فرمایا۔ اُس وقت آپ کے پاس ایک تلوار لٹک رہی تھی۔ اس کے علاوہ آپ کا تحریر کردہ ایک کتابچہ بھی ساتھ تھا۔ آپ نے اسے کھولا تو اس میں اونٹ کی دیت کے احکام تھے۔ اس میں لکھا تھا کہ مدینہ کے فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ بدعت یعنی جس نے کوئی نئی بات پیدا کی، یا کسی مسلمان نے اپنا عہد توڑا، یا پھر کسی نے کسی قوم سے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوستی کی، تو اس پر اللہ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔ راوی: ابراھیم تیمیؒ۔

حدیث ۶۸۲۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو اس کے کرنے کی اجازت بھی دی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے پرہیز کیا۔ آنحضرتؐ کے علم میں یہ بات آئی تو فرمایا، لوگوں کا کیا حال ہے! وہ اُن چیزوں سے بچتے ہیں جن کو میں کرتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں اللہ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں، اور ان سے زیادہ ڈرتا ہوں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۸۲۵: (ایک مرتبہ نبی معظمؐ کے سامنے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کسی بات پر الجھ پڑے، حتیٰ کہ ان کی آوازیں بہت بلند ہو گئیں۔ تو آیت نازل ہوئی، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۔۔۔ ۔۔۔أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔[یعنی، اے ایمان والو! پیغمبر کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو، اور ان کے سامنے چلا کر بات نہ کرو، جیسے تم ایک دوسرے سے چلا کر بولتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے نیک اعمال اکارت اور برباد نہ ہو جائیں اور تم کو معلوم ہی نہ ہو، (الحجرات: ۲)]۔ ابن زبیرؓ کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے حضرت عمرؓ اس قدر دھیمی آواز سے بات کرتے کہ اکثر بات کو دہرانا پڑ جاتا)۔ یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۵۰۴۔ راوی: ابن ابی ملیکہؒ۔

حدیث ۶۸۲۶: (آنحضرتؐ کے آخری مرض میں مبتلا ہونے پر حضرت ابو بکرؓ کو امامت کے فرائض انجام دینے کا حکم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۳۰ اور حدیث ۶۴۴۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۸۲۷: (نبی مکرمؐ کے پاس عویمر نامی ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھا کہ بتایئے کہ ایک شخص کسی آدمی کو اس کی بیوی سے زنا کرتے ہوئے دیکھ لے تو کیا کرے؟ آنحضرتؐ نے ایسے سوالات کو مکروہ قرار دیا۔ پھر سورۃ النور کی آیت ۶ اور ۷ کے تحت آپؐ نے عویمر کو لعان کا حکم دیا۔ اس طرح پہلے اُس نے لعنت بھیجی اور پھر عورت کو طلاق دی۔۔۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ بچے کی پیدائش کے بعد یہ ضرور دیکھو کہ وہ عویمر سے مشابہ ہے یا نہیں۔ بچہ پیدا ہوا تو اس میں عویمر کی شباہت نہ ملی، اس لیے اس بچے کو اس کی ماں سے ہی منسوب کیا گیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰۶ تا ۴۴۰۹۔ راوی: ساعدیؓ۔

حدیث۶۸۲۸: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): حضرت عمرؓ سے صحابہ کرامؓ ملنے پہنچے۔ تھوڑی دیر بعد عباسؓ اور حضرت علیؓ بھی آ گئے۔ انھوں نے کہا کہ جو مال بنی نضیر سے ہمیں بغیر لڑائی کے ملا ہے اس کا فیصلہ کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ سب کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو اِس مال غنیمت میں ایک خاص حق دیا تھا جو دوسرے پیغمبروں کو نہیں دیا تھا۔ چناں چہ اس کے لیے آیت نازل ہوئی، وَمَا أَفَاءَ اللَّـهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ (الحشر:۶)۔ لہٰذا یہ مال خالص آنحضورؐ کے لیے تھا اور اس پر مجاہدین کا کوئی حق نہیں۔ اسی وجہ سے اس مال کو آنحضورؐ خود پر خرچ کرتے، اپنی بیبیوں کے لیے سال بھر کے خرچ نکالتے اور پھر جو بچتا اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ اس کے علاوہ رسول اکرمؐ کا فرمانا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔۔۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ جانشین ہوئے۔ چناں چہ وہ اپنے دَور میں رسول خدا کے ان ارشادات پر قائم رہے۔ اور اب، اپنے آپ کو ان دونوں حضرات کا جانشین سمجھتے ہوئے، میں نے بھی وہی کیا، کر رہا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ میں کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے عباسؓ اور حضرت علیؓ سے کہا کہ اس کے بچے ہوئے سے جو صدقہ نکلتا ہے اس کے انتظام کے لیے میں نے تم دونوں کو مامور کیا تھا۔ لیکن تم لوگوں سے یہ نہیں ہو پا رہا ہے تو پھر یہ کام میں خود ہی کر لوں گا۔ راویان: مالک بن اوسؓ اور نصریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۷۵۵)۔

حدیث۶۸۲۹: میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا آنحضرتؐ نے مدینہ کو حرام قرار دیا ہے؟ انھوں نے کہا، ہاں، فلاں مقام سے فلاں مقام تک کا درخت نہ کاٹا جائے۔ جس نے بھی اس کی نافرمانی کی اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے۔ راوی: عاصمؓ۔

حدیث ۶۸۳۰: حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ کا کہنا ہے کہ نبی مکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح اُٹھائے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھا لے گا، اور جاہل باقی رہ جائیں گے۔ ان سے مسئلہ دریافت کیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے اجتہاد کریں گے اور فتویٰ دیں گے۔ یوں وہ دوسروں کو گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۶۸۳۱: سہل بن حنیفؓ نے کہا کہ اپنی رائے کو دین کے مقابلے میں حقیر جانو۔ ابو وائلؒ کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں تھا۔ اور صفین کی جنگ بہت بری تھی۔ راوی: اعمشؒ۔

حدیث ۶۸۳۲: میں بیمار ہوا تو میرے پاس رسول مکرمؐ اور حضرت ابو بکرؓ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ اس وقت مجھ پر بے ہوشی سے طاری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے مال کے لیے کس طرح وصیت کروں۔ آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کی میراث کی آیت نازل ہوئی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۳۹)۔

حدیث ۶۸۳۳: ایک خاتون نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مرد حضرات حضورؐ کے پاس آتے ہیں اور بہت کچھ سیکھ کر جاتے ہیں۔ تو کیوں نہ آپؐ ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرمادیں اور اللہ نے جو کچھ آپؐ کو سکھایا ہے ہمیں بھی سکھا دیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، ٹھیک ہے، فلاں فلاں دن، فلاں فلاں مقام پر آجایا کرو۔ چناں چہ عورتیں جمع ہوتیں اور نبی مکرمؐ سب کو تعلیم فرماتے۔ ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو عورت اپنے آگے اپنے بچوں میں سے تین کو بھیجے تو وہ اس کے لیے جہنم سے حجاب کو سبب ہوں گے۔ اس پر ایک خاتون نے پوچھا کہ کیا دو بچے بھیجے جائیں تو بھی؟ جواباً تین مرتبہ فرمایا، "ہاں دو بھی"۔ راوی: ابو سعیدؓ۔

حدیث ۶۸۳۴: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے (یعنی قیامت آجائے) اور وہ غالب ہی رہیں گے۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۶۸۳۵: نبی معظمؐ نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ مجھے دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت ہو۔ راوی: معاویہ بن ابی سفیانؓ۔

حدیث ۶۸۳۶: جب سورۃ الانعام کی آیت ۶۵ کا پہلا حصہ نازل ہوا کہ کہہ دو کہ وہ ہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے یا تمھارے پیر تلے سے عذاب بھیجے، تو آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا، میں پناہ لیتا ہوں تیری ذات کی، پھر اللہ نے فرمایا کہ یا تم میں پھوٹ ڈال دے (یعنی فرقے فرقے بنادے) اور بعض سے بعض کو لڑائی کا مزہ چکھادے، تو آپ نے اس سے بھی پناہ مانگی۔ اور فرمایا، ہاں یہ اس سے آسان ہے کہ ان پر یہ عذاب مسلط کر دیا جائے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۸۹)۔

حدیث ۶۸۳۷: آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میری بیوی نے سیاہ بچہ جنا ہے۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہیں تو ان میں سرخ بھی ہوں گے اور بھورے بھی، کیوں کہ اصلاً وہ ایسے ہی پیدا ہوئے۔ اسی طرح تیرے اس بچے کو اصل نے ایسے ہی نکالا ہو گا۔ اور اس کو اپنے بچے سے انکار کی اجازت نہ دی۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۹۴۵ اور حدیث ۶۴۰۷)۔

حدیث ۶۸۳۸: (ماں باپ کی طرف سے ان کے انتقال کے بعد بھی حج بدل کیا جاسکتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۳۵۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۸۳۹: (نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ حسد یا رشک دو آدمیوں کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن کا علم دیا ہو یا اس کی حکمت عطا فرمائی ہو۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۶۸۱، ۴۶۸۲۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۸۴۰: حضرت عمرؓ نے مجلس میں لوگوں سے سوال کیا کہ کیا تم سے سے کسی کو املاص (یعنی عورت کے گرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ مر جائے) سے متعلق کچھ معلوم ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو اس بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان کے طور پر دینا ضروری ہے۔ حضرت عمرؓ نے مجھ سے اس بات کی گواہی مانگی۔ میں باہر نکلا تو محمد بن سلمہؓ کو پایا۔ انھوں نے اس بارے میں گواہی دی کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ اس میں غلام یا لونڈی کی دیت ہے۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۶۸۴۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میری امت تمام باتوں میں اگلی امتوں کے بالکل اس طرح برابر نہ ہو جائے جس طرح ایک بالشت بالشت کے برابر اور ایک گز گز کے برابر ہوتا ہے۔ کسی نے پوچھا، کیا روم اور فارس کی طرح؟ آپؐ نے فرمایا، کیا ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہیں؟ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۴۲: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ تم پہلی امتوں کی اس طرح پیروی کروگے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور گز گز کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں گئے ہوں گے تو تم ان کی پیروی کروگے۔ ہم نے عرض کیا کہ، کیا ہم یہود و نصاریٰ کی پیروی کریں گے؟ تو فرمایا، اور کون ہو سکتا ہے؟ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۶۸۴۳: حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص ظلماً قتل کیا جائے گا تو اس کے قتل کا گناہ حضرت آدمؑ کے پہلے بیٹے قابیل پر ہوگا۔ اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔ راوی: عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴۲۵)۔

حدیث ۶۸۴۴: ایک اعرابی نے اسلام پر بیعت کی۔ اسے شدید بخار آگیا تو اس نے کہا میری بیعت واپس کر دیجیے۔ آپؐ نے انکار کر دیا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۷۳۶)۔

حدیث ۶۸۴۵: (حاصلِ حدیث یہ ہے کہ): جب حضرت عمرؓ نے آخری حج کیا اس دوران عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے منیٰ میں مجھے کہا کہ کاش آپ امیر المؤمنین سے ملتے اور انھیں بتاتے کہ فلاں آدمی یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین انتقال کر جائیں تو ہم فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔ میں حضرت عمرؓ سے ملا اور یہ بات بتائی۔ تو انھوں نے کہا کہ میں آج شام اپنے خطاب میں ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو مسلمانوں کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انھیں مشورہ دیا کہ یہ حج کا موقع ہے یہاں عام لوگ جمع ہیں، بہتر یہ ہے کہ آپ اپنا یہ خطاب مدینہ پہنچنے پر دیں۔ چناں چہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت عمرؓ نے مدینہ پہنچ کر خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ اللہ نے نبی مکرمؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور آپؐ پر کتاب نازل کی۔ اس میں جو آیات نازل ہوئیں ان میں زانی کو سنگسار کرنے کا حکم بھی شامل ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۳۹۴)۔

حدیث ۶۸۴۶: ہم ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کیسر میں رنگے کتان کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انھوں نے کپڑوں کے ایک حصے سے اپنی ناک صاف کی۔ پھر کہا، "واہ! واہ! آج ابوہریرہ کتان سے ناک صاف کرتا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جب منبر رسول اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان وہ بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ لوگ اسے میرا دیوانہ پن سمجھ کر اپنی ٹانگ میری گردن پر رکھ دیتے تھے۔ حالاں کہ صرف بھوک کی وجہ سے یہ حال ہو جاتا تھا"۔ راوی: محمد بن سیرینؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۴۷: ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی مکرمؐ کے ساتھ نماز عید ادا کی ہے۔ انھوں نے کہا، "ہاں۔ اگر آنحضرتؐ کے ساتھ رشتہ داری نہ ہوتی تو میری کم سنی کے سبب اس موقع پر شاید میری حاضری نہ ہو پاتی۔۔۔ آنحضورؐ امامت کے لیے اُس نشان کے پاس تشریف لے گئے جو کثیر بن صلتؓ کے مکان کے پاس تھا۔ (اذان اور اقامت نہیں ہوئی بلکہ راست) آپؐ نے نماز پڑھی اور پھر خطبہ سنایا۔ پھر صدقہ کا حکم فرمایا۔ بلالؓ نے حضورؐ کے حکم سے عورتوں کے صدقہ میں دیے گئے زیور جمع کیے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن عابسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۱۲ اور حدیث ۹۲۳)۔

حدیث ۶۸۴۸: نبی مکرمؐ قبا کی مسجد کو کبھی پیدل اور کبھی سواری پر تشریف لے جاتے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۸۴۹: میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو وصیت کی کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا۔ مجھے رسول اکرمؐ کے ساتھ حجرے میں دفن نہ کرنا کیوں کہ میں ناپسند کرتی ہوں کہ میری تعریف کی جائے۔ راوی؛ حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۰۷)۔

حدیث ۶۸۵۰: آنحضرتؐ عصر کی نماز پڑھتے۔ پھر عوالی آتے تو اس وقت بھی سورج بلند ہوتا۔ عوالی کی دوری مدینہ سے تین یا چار میل دور ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲۲)۔

حدیث ۶۸۵۱: زمانہ رسالتؐ میں صاع ایک مد اور ایک تہائی کے برابر ہوتا تھا۔ اب اس میں زیادتی کر دی گئی ہے۔ راوی: سائبہ بن یزیدؓ۔

حدیث ۶۸۵۲: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ، "اے اللہ! اہل مدینہ کو ان کے پیمانوں میں برکت عطا فرما۔ اور ان کے صاع اور مد میں برکت فرما"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۸۵۳: آنحضرتؐ کے پاس ایک یہود مرد و عورت پہنچے اور کہا کہ ہم نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے انھیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ ان کو اس جگہ سنگسار کیا گیا جہاں پر مسجد کے جنازے رکھے جاتے ہیں۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۸۵۴: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل اُحد کی طرف دیکھا تو آپؐ نے فرمایا، "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! حضرت ابراھیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے حصے کو حرم قرار دیتا ہوں"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۹۵)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۵۵: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ بکری گزر جائے۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث ۶۸۵۶: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میرے حجرے اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ (ریاض الجنۃ) ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض (حوض کوثر) پر ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۸۵۷: آنحضرتؐ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا۔ تیار کردہ گھوڑوں کی دوڑ کی انتہا حفیا سے ثنیۃ الوداع تک تھی۔ اور جو گھوڑے تیار کردہ نہ تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک تھی۔ میں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۸۵۸: میں نے حضرت عمرؓ کو منبر رسول پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۸۵۹: میں نے حضرت عثمانؓ کو منبر رسول پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔

حدیث ۶۸۶۰: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اور آنحضورؐ کے لیے ایک ہی پانی کی لگن تھی اور ہم دونوں اس سے نہاتے۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۶۸۶۱: نبی مکرمؐ نے مدینہ میں انصار اور قریش کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔ حضورؐ نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔ اس میں بنی سلیم کے قبیلوں پر بددعا فرمائی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۸۶۲: میں مدینہ آیا تو مجھ سے عبداللہ بن سلامؓ ملے اور مجھ سے کہا کہ میرے گھر چلو۔ میں تم کو اُس پیالے میں پلاؤں گا جس میں آنحضرتؐ نے پیا تھا۔ اور میں اُس جگہ نماز پڑھاؤں گا جہاں رسول اللہؐ نے نماز پڑھی ہے۔ چناں چہ میں ان کے ساتھ گیا تو انھوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں۔ اور پھر میں نے آپؐ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھی۔ راوی: ابوبردہؓ۔

حدیث ۶۸۶۳: مجھ سے نبی معظمؐ نے فرمایا کہ میرے پاس رات کو میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ اُس وقت میں وادی عقیق میں تھا۔ اس فرشتے نے کہا، اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور پھر کہیے کہ میں نے عمرہ اور حج کی نیت کی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۸۶۴: آنحضورؐ نے اہل نجد کے لیے قرن، اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل مدینہ کے لیے ذی الحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا۔ اور میں نے یہ بھی سنا کہ اہل یمن کے لیے یلملم ہے۔ عراق اس وقت تک فتح نہیں ہوا تھا۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۳۳ تا ۱۴۳۸)۔

حدیث۶۸۶۵: نبی مکرمؐ (میقات) ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ حضورؐ سے خواب میں کہا گیا، "آپؐ اِس وقت برکت والے میدان میں ہیں"۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث۶۸۶۶: نبی مکرمؐ نے فجر کی نماز میں رکوع سے سر اٹھا کر فرمایا، اللهم ربنا ولك الحمد في الأخيرة، پھر فرمایا فلاں فلاں پر لعنت ہو۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ، آپؐ کے اختیار میں کچھ نہیں، اللہ چاہے گا تو ان پر مہربانی فرمائے گا یا عذاب دے گا، تحقیق وہ ظالموں میں سے ہیں، (آل عمران:۱۲۸)۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۲۱)۔

حدیث۶۸۶۷: (ایک رات آنحضرتؐ حضرت علیؓ اور حضرتہ فاطمہؓ کے گھر پہنچے اور ان سے فرمایا کہ کیا تم تہجد کی نماز نہیں پڑھتے؟ حضرت علیؓ نے کہا، جب اللہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اُٹھ جائیں گے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہوئے فرما رہے تھے، وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۰۵۹ اور حدیث ۴۳۸۵۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث۶۸۶۸: (ایک بار نبی مکرمؐ اٹھے اور فرمایا کہ چلو یہود کے پاس چلو۔ ہم حضورؐ کے ساتھ روانہ ہوئے اور بیت المدارس پہنچ گئے۔ آنحضرتؐ نے اُن لوگوں کو پکارا اور فرمایا کہ اے یہود کی جماعت! تم اسلام لے آؤ تو یہاں محفوظ رہو گے۔ اور پھر تین بار فرمایا، جان لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ تمھیں اس زمین سے دور کر دوں۔ اس لیے تم میں سے جو شخص اپنے مال کے عوض کچھ قیمت پائے تو بیچ دے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۴۹۷۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۶۸۶۹: (حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن نوحؑ سے اللہ پوچھے گا کہ کیا تم نے ہمارے احکامات کو لوگوں تک پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے، جی ہاں۔ اس کے بعد ان کی امت سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تمھارے پاس خدا کے احکامات پہنچانے کوئی رسول آیا تھا؟ امت کہے گی، نہیں آیا تھا۔ نوحؑ سے رب کہے گا تمھارا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے، محمدؐ اور ان کی امت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۵۲۔ [(البتہ اس حدیث میں ہے کہ) اس موقع پر آنحضرتؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی، وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا، یعنی اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمھیں بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور ہمارا یہ رسول تم پر گواہ ہو، (البقرۃ:۱۴۳)]۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث۶۸۷۰: (ارشاد نبیؐ ہوا کہ معمولی کھجوروں کے بدل میں اچھی کھجوروں کا کاروبار کرنا سودی کاروبار ہے۔ تمام خرید و فروخت درہم کے ذریعہ ہونا چاہیے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۵۲، حدیث ۲۰۶۴ اور حدیث ۳۹۴۰۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Sdiqui Publications

حدیث ۶۸۷۱: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جب حاکم کسی بات کا فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد سے کام لے اور وہ صحیح ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔۔۔اور اگر حکم دے اور اس میں اجتہاد سے کام لے اور وہ غلط ہو تو اس کے لیے اسے ایک ثواب ملے گا۔ راوی: عمرو بن العاصؓ۔

حدیث ۶۸۷۲: (ابو موسیٰؓ، حضرت عمرؓ سے ملنے ان کے پاس پہنچے۔ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے آواز دے کر اجازت مانگی اور پھر ۳ مرتبہ آواز دینے پر اجازت نہ ملی تو واپس لوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے انھیں بلوایا اور ان کی واپسی کی وجہ پوچھی۔ ابو موسیٰؓ نے کہا کہ ہمیں تو آنحضرتؐ کی طرف سے اسی بات کا حکم تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا تم اس بات کے لیے کوئی گواہی پیش کر سکتے ہو؟ انھوں نے ابو سعید خدریؓ کو اپنا گواہ پیش کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، (افسوس!) تجارت میں مصروف ہو جانے کے سبب، میں رسول اکرمؐ کے اس حکم سے غافل رہا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۳۴۔ راوی: عبید بن عمیرؓ۔

حدیث ۶۸۷۳: ابو ہریرہؓ کا کہنا ہے کہ، تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ، رسول اکرمؐ کی بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ دراصل میں ہمیشہ رسول اللہ کی صحبت میں رہتا۔ ہمارے بھائیوں کو مالی کاموں سے ہی فرصت نہیں ملتی، جب کہ میں صفہ کے فقیروں میں سے ایک مسکین ہوں۔ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے تعمیل کی۔ آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے چُلو بنایا اور ان سے میری چادر میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا اب اسے اپنے اوپر لپیٹ لو۔ اس کے بعد میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۰ اور حدیث ۱۹۲۰)۔

حدیث ۶۸۷۴: جابر بن عبد اللہؓ نے کہا کہ ابن صائد، دجال ہے۔ میں نے کہا، کیا تم قسم کھاتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ، ہاں اور میں نے حضرت عمرؓ کو آنحضرتؐ کے سامنے اس بات کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور نبی اکرمؐ نے اس کا انکار نہیں کیا۔ راوی: محمد بن مکندرؒ۔

حدیث ۶۸۷۵: [حضورؐ کا ارشاد ہے کہ گھوڑا کسی کے لیے ثواب کا باعث ہے تو کسی کے لیے، بچاؤ کا ذریعہ، اور کسی کے لیے گناہ کا سبب ہے۔ مثلاً، گھوڑا کسی باغ میں چرے گا تو اس شخص کے لیے باعث ثواب ہو گا۔ اس کی لید کھیت کے لیے فائدے مند ہے۔ وہ نہر کا پانی پیے گا تو اس شخص کے لیے باعث ثواب ہو گا۔ پھر وہ ایک کارآمد جانور ہونے کے سبب آمدنی اور بچاؤ کا ذریعہ ہوتا ہے۔ البتہ جو فخر و دکھاوے کے لیے گھوڑے کا استعمال کرے وہ اس کے لیے باعث گناہ ہو گا۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ - وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ، [یعنی جو ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، (الزلزلہ: ۷ اور ۸)، یہ جامع آیات ہیں]: یہ مکرر حدیث ہے، دیکھیں حدیث ۲۲۱۶۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۷۶: ایک عورت نے آنحضرتؐ سے حیض کے بارے میں پوچھا کہ کس طرح غسل کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔ میں حضورؐ کا مقصد سمجھ گئی مگر اس عورت کو یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کو اس بارے میں سکھا دیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۸۷۷: اُمّ حفید بنت حارث بن حزنؓ نے آنحضورؐ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ پیش کیا۔ آپؐ نے یہ چیزیں دستر خوان پر منگوائیں۔ سب نے کھایا، لیکن حضورؐ نے نہیں کھایا۔ اگر یہ چیزیں حرام ہوتیں تو یہ نہ دستر خوان پر آتیں، نہ کھائی جاتیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۸۷۸: حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص (کچا) لہسن یا (کچی) پیاز کھائے تو وہ ہماری مسجد سے علاحدہ رہے اور اپنے گھر بیٹھا رہے۔۔۔ ابن وہبؓ کہتے ہیں کہ ایک طباق آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا جس میں ساگ اور سبزیاں تھیں جس میں سے کچھ ناگوار بُو آ رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا، اسے لے جاؤ اور تم کھاؤ۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۰۹ تا ۸۱۲)۔

حدیث ۶۸۷۹: ایک عورت نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضورؐ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے اسے مناسب جواب دے دیا۔ پھر اس نے عرض کیا کہ اگر میں آپؐ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ حضورؐ نے فرمایا، "اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا"۔ راوی: سعد بن ابراھیمؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۷۴۷)۔

حدیث ۶۸۸۰: ارشادِ رسولؐ ہے کہ اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو۔ اور یہ آیت پڑھو، آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ، [یعنی ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس (کتاب) پر جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور ان (کتابوں) پر جو پہلے نازل کی گئیں (المائدہ:۵۹)]۔۔۔ اہل کتاب تورات کو عبرانی میں پڑھتے تھے اور اہل اسلام کے لیے عربی میں تفسیر کیا کرتے تھے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۵۰)۔

حدیث ۶۸۸۱: ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ تم لوگ اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق کیوں سوال کرتے ہو جب کہ تمھاری کتاب نبی مکرمؐ پر تازہ تازہ اتری ہے۔ یہ بغیر آمیزش کے ہے جسے تم پڑھتے ہو۔ اس کتاب نے تم سے بیان کر دیا ہے کہ پچھلے اہل کتاب نے اپنی کتابوں کو بدل ڈالا۔ وہ اس میں تغیر کر کے کہتے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ خدا کی قسم! اِن اہل کتاب میں سے میں کسی کو نہیں دیکھتا کہ وہ تم سے پوچھیں کہ تمھاری کتاب میں کیا ہے؟ راوی: عبید اللہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۸۲، ۶۸۸۳: نبی معظمؐ کا فرمانا ہے کہ تم قرآن کو اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دل میں رہے۔ جب تم اختلاف کرنے لگو تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔ راوی: جندب بن عبداللہؓ۔

حدیث ۶۸۸۴: جب نبی مکرمؐ کے وصال کا قریب ہوا تو اس وقت گھر میں لوگ جمع ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس لکھنے کی چیز لاؤ، میں کچھ تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس وقت آنحضرتؐ پر مرض غالب ہے۔ تم لوگوں کے پاس قرآن موجود ہے، وہ کافی ہے۔ اس پر صحابہؓ نے اختلاف کیا یہاں تک کہ ایک شور برپا ہو گیا۔ جب شوروغل بڑھ گیا تو حضورؐ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ اور میں یہ کہتے ہوئے باہر نکلا کہ بڑی سخت مصیبت ہے کہ آنحضرتؐ کی تحریر کے درمیان یہ شوروغل حائل ہو گیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۵ اور حدیث ۴۱۰۵، ۴۱۰۶)۔

حدیث ۶۸۸۵: رسول کریمؐ اور صحابہؓ، ۴ ذی الحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ میں تشریف لائے۔ آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ تو پوچھا کہ کون سی چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہیں، اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۶۸۸۶: حضورؐ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ سکتے ہو۔ لیکن خود آپؐ نے ایسا کرنا مکروہ سمجھا کیوں کہ کہیں لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔ راوی: عبداللہ مزنیؓ۔

حدیث ۶۸۸۷ اور ۶۸۸۸: (حضرت عائشہؓ پر تہمت): یہ دونوں مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۴۶۲، ۲۴۸۶، ۳۸۵۴، اور حدیث ۴۳۵۰۔ (البتہ یہاں حدیث ۶۸۸۸ میں ہے کہ) اس واقعہ کو سن کر ایک انصاریؓ نے یہ آیت پڑھی، وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَـٰذَا سُبْحَانَكَ هَـٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ، (النور: ۱۶)۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔